بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷ / جمعرات ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۲۹ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

(۲۹ ستمبر صبح آٹھ بجے)

نفخ کی وجہ سے کافی تکلیف ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گھانا میں جماعت احمدیہ کے تعاون سے یوم پاکستان کی تقریب کا انعقاد

پاکستانی احمدیوں کی جانب سے سفیر پاکستان کی خدمت میں ۲۵,۰۰۰ روپے کا عطیہ

جہاں جہاں مستحکم احمدی جماعتیں قائم ہیں وہاں پاکستان کے ساتھ بہتر تعلقات کا قیام لازمی بات ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے کہ جہاں ہماری جماعتیں مستحکم ہیں وہاں پاکستان سے اس ملک کے تعلقات میں بھی بہتری اور استحکام ایک ناگزیر امر ہے۔

محترم عبدالوہاب صاحب آدم امیر و مشنری انچارج گھانا سے اطلاع دیتے ہیں

"گھانا میں امسال یوم جمہوریہ پاکستان کو شایانِ شان طریقے سے منانے کیلئے سفیر پاکستان محترم ایس اے جان نے مثالی تقریب منعقد کی پاکستانی سفارتخانہ کی جانب سے تمام پاکستانی قومیت رکھنے والے افراد کو اس تقریب میں دعوت دینے کیلئے سیکرٹری صاحب بنفس نفیس مشن ہاؤس اکرا میں تشریف لائے۔ تاکہ سارے ملک میں پھیلے ہوئے پاکستانیوں کو دعوت نامے ارسال کئے جائیں۔

امسال سفارتخانہ کے ایما پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تا گھانا میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کی جانب سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کے فرزند عزیزم مرزا عبدالکریم احمد صاحب کی طبیعت پچھلے ڈیڑھ دو ہفتہ سے یرقان کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی ربوہ)

ولادت

میری نواسی عزیزہ بشریٰ مبارکہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۴/۹/۸۳ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت نیز بچے کے نیک صالح خادم دین لمبی عمر پانے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

نومولود مکرم محمد اجمل صاحب دارالعلوم جنوبی کا لڑکا اور مکرم ماسٹر محمد اشرف صاحب شاد ساکن چک ۲۸۵ ای بی ضلع و ہاڑی کا نواسہ ہے۔

(محمد عبداللہ ریٹائرڈ عریبک ٹیچر کوارٹرز تحریک جدید ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے

وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینیجر الفضل)

یوگنڈا میں دو کامیاب مجالس مذاکرہ کا انعقاد

ایک عیسائی مرد اور ایک خاتون کا قبول احمدیت ◉ وسیع پیمانہ پر لٹریچر کی تقسیم

یوگنڈا سے ہمارے مرکزی مبلغ خالد احمد شمس اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے اگست کے پہلے پندرھواڑہ میں KISOSO کیسو سوادر کیا باکوزہ KYABAKUZA کا دورہ کیا ٹیکسی سٹینڈ اور دکانوں پر پمفلٹ تقسیم کئے گاؤں کے امام کو بھی پیغام حق پہنچایا۔ کافی کی فیکٹری کے عیسائی مینجر کو تبلیغ کی۔ KISOSO میں مذاکرہ کا وقت عشاء کے بعد مقرر تھا اس سے پہلے معلم عبدو کو ساتھ لے کر اٹھارہ گھروں میں جا کر پیغام احمدیت پہنچایا۔

شام کو مذاکرہ میں ابتدائی تعارف کے بعد سوالات کا موقعہ دیا۔ مسیح کے ابن اللہ ہونے اور اسلام میں تعدد ازدواج کی اجازت پر گفتگو ہوئی۔ نو بجے سے بارہ بجے تک یہ علمی مجلس جمی رہی۔ بفضلہ تعالیٰ حاضرین نے بہت اچھا اثر لیا۔ صبح دس بجے پھر مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں امکان نبوت جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی۔ حرمت خنزیر۔ وفات مسیح پر سوالات کے جوابات دیئے یہ مجلس مذاکرہ اتنی کامیاب تھی کہ اس وقت ایک عورت نے احمدیت کو قبول کرنے کا اعلان کیا۔

مساکا جاتے ہوئے ٹیکسی میں لٹریچر تقسیم کیا۔ مساکا پہنچ کر ہر طرف لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک عیسائی سے یہاں مباحثہ ہوا جب وہ لاجواب ہو گیا اور اسلامی تعلیم کی ہمہ گیری کا اسے یقین ہو گیا۔ تو اسی وقت قبول احمدیت کا اعلان کر دیا۔ یہاں رات کو نو بجے مذاکرہ کا انعقاد کیا۔ نو بجے شب سے بارہ بجے تک عربی زبان میں سوال و جواب ہوتے رہے۔ مدمقابل نے سخت الفاظ استعمال کئے۔ لیکن ہمارے مرکزی مبلغ سنجیدگی کا جواب نرمی اور محبت سے دیتے رہے جس کا سامعین پر گہرا اثر ہوا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین کی مساعی میں برکت ڈالے۔

مکرم بشیر احمد صاحب اختر مرکزی مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ کسومو (کینیا) میں وہ اور مغفور احمد صاحب منیب اشاعت دین تنزیق میں مصروف رہے۔ اگست کے آخری ہفتہ میں ایلڈوریٹ کا دورہ کیا۔ وہاں کے افسران سے مل کر جماعت کا پیغام پہنچایا۔ ہوٹلوں، دکانوں، اور بس کے اڈہ پر تبلیغ کی۔ ایک پادری سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ سینکڑوں لوگوں تک پیغام پہنچایا۔ ۷۸۵/- شلنگ کا لٹریچر تقسیم ہوا۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

جماعت احمدیہ جاپان کے انفرادی تشخیص بجٹ کی تکمیل

لازمی چندہ جات ایک لاکھ بارہ ہزار روپے سے زائد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد پر کہ ہر فرد جماعت اپنی صحیح آمد لکھوائے اور لازمی چندہ جات میں شرح کے مطابق ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرے۔ اس کی تعمیل میں بیرون پاکستان جماعتوں نے انفرادی تشخیص بجٹ کا کام نئے سرے سے شروع کیا ہے۔ چنانچہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر و مبلغ انچارج جاپان نے انفرادی تشخیص بجٹ بڑی محنت سے تیار کر کے بھجوایا ہے

لازمی چندہ جات کا بجٹ ۲۲,۴۲۷۵۰/- ین یعنی قریباً ۱۲,۱۳۷/- روپے ہے جو کہ گزشتہ سال کے بجٹ سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ الحمد للہ

مزید برآں ۸۴-۱۹۸۳ء کا جو بجٹ ان کی خورے نے تجویز کیا تھا۔ اس سے تشخیص ۶۴۲۷۵۲/- ین زیادہ کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت نے اپنے اخلاص، جذبہ قربانی اور معیار کو بلند کرنے کی توفیق پائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

امیر و مبلغ انچارج اور جملہ عہدیداران احباب کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ نیز سب مخلصین جماعت کے لئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کی توفیق قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور ان سے راضی ہو۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد دہلوی ... الفضل ربوہ ... قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق بعید کے چار ممالک کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے نہایت اہم اور تاریخی سفر کا بابرکت آغاز

قیام کراچی کی رپورٹ ۳

(از مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی)

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ کے دورے کے آغاز (قیام کراچی) کی یہ رپورٹ دفتر الفضل میں دورہ سنگاپور کی رپورٹوں کے بعد موصول ہوئی ہے۔ رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

مصروفیات کا اجمالی ذکر:۔

کراچی میں حضور کا چودہ پندرہ دن کا قیام گوناگوں مصروفیات کا حامل اور جماعتی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ حضور کی قیام گاہ پر مخلصین کراچی کا تانتا بندھا رہا۔ روزانہ دس ساڑھے دس بجے سے انفرادی ملاقاتوں کا جو سلسلہ شروع ہوتا وہ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک جاری رہتا۔ بعض دفعہ ظہر کی نماز کے بعد اور پھر عشاء کی نماز کے بعد بھی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا رہا۔

عصر کی نماز کے بعد قریباً روزانہ حضور مجلس سوال و جواب میں تشریف رکھتے جس میں زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مہمان مثلاً دانشور، وکلاء، ڈاکٹرز، تجار، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ کئی اور معززین شہر بھی شریک ہوتے رہے۔ حضور ان سے تبادلہ خیالات فرماتے۔ مختلف علمی، سائنسی، مذہبی اور عمومی موضوعات پر تسلی بخش جواب دیتے۔ اس دوران حاضرین پر محویت کا عالم طاری رہتا۔ اکثر مہمان حضور کے معارف قرآنیہ سے بہت محظوظ ہوتے۔ آپ کے ٹھوس اور مضبوط عقلی اور منطقی دلائل سے متاثر بھی ہوتے اور متحیر بھی۔ تبادلہ خیالات کا یہ نہایت درجہ مفید اور دلچسپ سلسلہ بعض دفعہ ڈیڑھ گھنٹے سے بڑھ کر اڑھائی گھنٹے تک پہنچ جاتا۔ پھر بھی حاضرین کی دلچسپی بدستور قائم رہتی۔ مجلس سوال و جواب کا سلسلہ روزانہ گیسٹ ہاؤس کے لان میں جاری رہتا۔ ہر روز دو دفعہ غیر از جماعت خواتین بھی تشریف لائیں۔ انہوں نے بھی حضور سے مختلف مذہبی، علمی، معاشرتی، سماجی موضوعات پر سوالات کئے جن کے حضور نے جوابات دیئے۔ خواتین کی مجالس سوال و جواب کی نگرانی اور انتظامی امور صدر صاحبہ و ممبرات انتظامیہ کمیٹی لجنہ اماء اللہ کراچی کے علاوہ بہت سی مخلص اور مستعد کارکنات نے انجام دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور مجالس میں رفاقت کے فرائض حضور کی بیگم صاحبہ مدظلہا نے انجام دیئے۔ نیز سیدہ موصوفہ عورتوں کی ملاقات کی بھی نگرانی فرماتی رہیں۔

جہاں تک غیر از جماعت احباب کی ملاقات اور مجلس سوال و جواب کا تعلق ہے محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ، محترم عبیداللہ علیم صاحب کے علاوہ کئی دوسرے منتظمین بھی بڑی مستعدی کے ساتھ سرگرم عمل رہے۔ اور بڑے حسن و خوبی کے ساتھ مہمانوں کی ملاقات کا انتظام کرتے رہے۔

نماز مغرب کے بعد حضور احباب میں رونق افروز ہوتے۔ انہیں سوال کرنے یا اپنا کوئی مسئلہ پیش کرنے یا اپنا کوئی واقعہ بیان کرنے یا کوئی خواب وغیرہ دیکھی ہو تو اس کا ذکر کرنے کی اجازت دیتے۔ احباب جماعت کے علاوہ اس وقت بھی بعض مہمان مجلس میں شریک ہو کر اپنے سوالات لکھ کر بھجواتے حضور ان کا جواب دیتے۔ ہر مجلس عرفان پہلی سے بڑھ کر دلچسپ اور ایمان افروز ثابت ہوئی۔ احباب کی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ وہ حضور کی پیاری پیاری روح پرور اور ایمان افروز باتیں اور جذب و اثر میں ڈوبے ہوئے میٹھے شیریں کلمات سے محظوظ و مستفید ہونے کے لئے بسا اوقات مغرب کی نماز سے پہلے گھنٹے گھنٹے تک باہر سڑک پر انتظار کرتے۔ جن دوستوں کو لان میں جگہ نہ ملتی اور اکثر کو نہیں ملتی تھی تو وہ باہر سڑک پر صفیں بنا کر حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے اور علم و معرفت کی باتیں سن کر روحانی حظ اٹھاتے۔ اپنے ایمان کو تازہ کرتے اور دلوں میں نئے جوش اور ولولے لے کر گھروں کو لوٹتے۔

مجالس علم و عرفان میں مستورات بھی بکثرت شریک ہو کر مستفید ہوتی رہیں۔ ان کے لئے نمازوں کی ادائیگی اور مجالس کی کارروائی سننے کے لئے الگ طور پر پردہ کا انتظام تھا۔ جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعے آواز پہنچائی جاتی رہی۔

ناصر آباد سندھ میں:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ کراچی سے یکم ستمبر بروز جمعرات ناصر آباد سندھ تشریف لے گئے۔ قافلہ کے لئے گاڑیوں وغیرہ کے جملہ انتظامات مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کئے۔ ناصر آباد سندھ کے سفر میں وہ خود بھی اور کئی دیگر خدام بھی حضور کے ساتھ رہے۔ اس دفعہ حضور کی کار ڈرائیو کرنے کا شرف کراچی کے ایک مستعد اور مخلص خادم محترم قریشی مشہود احمد صاحب کو حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کراچی سے ساڑھے نو روانہ ہو کر پونے بارہ بجے جامشورو میں مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب ایکسین کے مکان پر تشریف لے گئے۔ چوہدری صاحب موصوف بیرون ملک ہیں۔ ان کے بے لوث خلوص کی قدردانی کے طور پر حضور ازراہ شفقت تھوڑی دیر کے لئے ان کے مکان پر رکے سوا بارہ بجے حیدر آباد پہنچنے پر حضور مع قافلہ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ ایک بجے مسجد احمدیہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور جملہ حاضرین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف کے مکان پر احباب کے ساتھ بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد ساڑھے تین بجے یہاں سے روانگی ہوئی راستے میں تھوڑی دیر کے لئے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں شام کی چائے پی۔ یہاں سے روانہ ہو کر پونے سات بجے شام ناصر آباد پہنچے۔ اہالیان ناصر آباد نے کوٹھی کے باہر محترم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب واہلہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی سرکردگی میں دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو کر بڑے جوش و جذبے کے ساتھ حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

اگلے روز حضور نے مسجد احمدیہ ناصر آباد میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آسٹریلیا میں پہلی مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کے قیام کے پیش نظر تعمیر مساجد اور ان کے مقاصد پر پون گھنٹے تک روشنی ڈالی (یہ خطبہ جمعہ الفضل) میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مقامی جماعت کے علاوہ کنری، محمود آباد اور کئی دور دراز مقامات سے بھی راستے کی مشکلات کے باوجود پیدل، سائیکلوں پر، سکوٹروں پر، ویگنوں اور ٹریکٹر ٹرالیوں پر اور موٹر کاروں پر چھوٹے اور بڑے، خدام اور انصار مرد اور عورتیں کثیر تعداد میں تشریف لائے وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے فرط عقیدت و محبت میں نزدیک اور دور سے کھنچے چلے آئے۔ حضور کی زیارت و ملاقات سے مشرف ہونے اور آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کی کہ غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے سارا علاقہ متاثر اور سڑکیں خراب و خستہ ہو چکی ہیں۔ اسی طرح موسم کی خرابی اور گرمی کی شدت بھی ان کے رستے میں حائل نہ ہوئی۔ وہ ہر مشکل کی پرواہ کئے بغیر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور آپ کے ارشادات سے مستفید ہونے کے لئے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔

کراچی میں مراجعت

حضور نے ناصر آباد میں مختصر قیام فرمایا ہفتہ ۳ ستمبر کو واپسی کا پروگرام تھا۔ حضور نے پونے دو بجے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اڑھائی بجے ناصر آباد سے روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت بھی اہالیان ناصر آباد نے اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر کی دعائیں دیتے ہوئے والہانہ انداز میں حضور کو رخصت کیا۔ راستے میں جمڑاؤ کے پل پر جہاں ضلع میرپور خاص کی حد ختم اور حیدر آباد کی شروع ہوتی ہے میرپور خاص کے احباب ڈاکٹر صدیقی صاحب کی قیادت میں الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضور نے یہاں موٹر کار رکوائی اور احباب کی طرف سے مخلصانہ جذبات اور سلامتی کی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے اظہار پر ہاتھ ہلا کر جواب دیتے ہوئے گزرے۔ پانچ بجے حیدر آباد پہنچے۔ تھوڑی دیر مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی کوٹھی پر رکے اور شام کی چائے

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

براعظم آسٹریلیا کے اُفق پر طلوعِ احمدیت

- براعظم کا مختصر تعارف
- ایشیائی مسلمانوں کا داخلۂ آسٹریلیا
- احمدیت کے اثر و نفوذ کی ابتدائی تاریخ
- پہلی احمدیہ مسجد آسٹریلیا کیلئے تحریک اور اسکے سنگِ بنیاد کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک سفر مشرق
- ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کے یوم تاسیس کی تاریخی عظمت و اہمیت
- حضرت مصلح موعودؓ کی وصیت

"جماعت احمدیہ ہر دفعہ جب کوئی مسجد بناتی ہے تو ایک نئے عزم کیساتھ ہمیں عبادت پر قائم ہو جانا چاہیئے ... آپ کی عبادت ہی ہے جس نے اس پروگرام کو رونق بخشنی ہے آپ کی عبادت ہی ہے جو اس پروگرام میں خلوص اور سچائی بھر دے گی ..... اس لئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیکی اور خلوص اور ہماری عبادت کے سچی رُوح کو قبول فرمائے اور کثرت کے ساتھ دلوں کو اس گھر کی طرف مائل کر دے جو ہم وہاں بنانے لگے ہیں اور یہ گھر ایک نہ رہے بلکہ اس گھر کے نتیجہ میں پھر وہاں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں گھر بنیں اور ہر گھر خدا کی عبادت سے بھرتا چلا جائے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز پیغام
منقول از الفضل ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء)

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت۔ ربوہ)

براعظم کا مختصر تعارف

آسٹریلیا دنیا کا سب سے چھوٹا اور ساتواں براعظم اور سب سے بڑا جزیرہ ہے جو امریکہ کی طرح نئی دنیا میں شامل ہے، جسے ایک ولندیزی کپتان تسمان نے سترھویں صدی عیسوی میں دریافت کیا تھا۔ اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر میں انگریز بحری کپتانوں نے اس کے ساحل پر قدم رکھا اور پھر جلد ہی انگریزوں کی نوآبادیاں اس میں قائم ہو گئیں۔ آسٹریلیا پہنچنے والے اوّلین یورپین آبادکار اس مقام پر اُترے جہاں اب سڈنی (SYDNEY) کا مشہور شہر آباد ہے۔ یہ ۲۶ جنوری ۱۷۸۸ء کا دن تھا جسے اب قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اگرچہ آسٹریلیا کا دارالحکومت کینبرا ہے (CANBERRA) مگر آبادی کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا شہر سڈنی ہی ہے۔ ۱۹۶۵ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۲۳ لاکھ ۴۹ ہزار چھ سو تھی[1]۔ ۱۹۷۴ء میں آسٹریلیا کی آبادی ایک کروڑ تیئس لاکھ اڑسٹھ ہزار پانچ سو ساٹھ اور جون ۱۹۷۸ء میں آسٹریلیا کی کل آبادی ایک کروڑ بیالیس لاکھ پچاس ہزار ریکارڈ کی گئی۔ اس براعظم کی اکثر آبادی پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی ہے۔ سالہا سال تک آسٹریلیا چرچ براہ راست بشپ آف لندن کے تحت رہا مگر ۱۸۱۴ء میں آسٹریلیا کو کلکتہ بشپ کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا۔ ۱۸۳۶ء میں آسٹریلیا کے ولیم گرانٹ برونٹن (WILLIAM GRANT BROUGHTON) نے ڈائیوسیس آف آسٹریلیا (DIOCESE OF AUSTRALIA) کی بنیاد رکھی۔ اور ۱۸۴۷ء میں اُسے سڈنی کا بشپ بنا دیا گیا جبکہ ملبورن (MELBOURNE)، ایڈیلیڈ (ADELAIDE) اور نیوکیسل (NEW CASTLE) کی ڈائیوسیس کے علیحدہ بشپ مقرر ہوئے۔ چرچ کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۷۱ء میں عیسائیوں کی تعداد ۳۹ لاکھ ۸۳ ہزار تک ریکارڈ کی گئی[2]۔

آسٹریلیا میں مسلمانوں کا داخلہ

آسٹریلیا میں سب سے پہلے افغان قوم کے مسلمان داخل ہوئے۔ چنانچہ ۱۸۶۳ء کے قریب آسٹریلیا کے بعض یورپین سرمایہ داروں کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ایشیائی قوم میں سے ایسے لوگ آسٹریلیا لائے جائیں جن سے ملک کو آباد کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے ایلڈر سمتھ اینڈ کمپنی ایڈیلیڈ (ELDER SMITH & CO ADELAIDE) نے بمبئی گورنمنٹ سے خط و کتابت شروع کی کہ کچھ افغانان جو دنبے چرانے کا کام جانتے ہوں تین سال کے لئے یہاں روانہ کئے جائیں جس پر کمشنر سندھ نے کراچی میں خان بہادر مراد خان سے جو اس زمانہ میں ایک نہایت معزز افغان رئیس سمجھے جاتے تھے۔ رابطہ قائم کیا اور موزوں افغانوں کی بھرتی کا کام ان کے سپرد کیا۔ خان بہادر موصوف نے بڑی مشکل سے اکیس افغانوں کو جو ترین قوم سے تعلق رکھتے تھے آسٹریلیا کی طرف جانے کے لئے تیار کیا۔ اس زمانہ میں آسٹریلیا کو دخانی جہاز نہیں جاتے تھے بلکہ بادبانی جہاز کراچی اور بمبئی سے سال میں دو یا تین دفعہ روانہ کئے جاتے تھے چنانچہ یہ لوگ قریباً تین مہینے میں کراچی سے ایڈیلیڈ ساؤتھ آسٹریلیا میں پہنچے۔ پھر دوسری بھرتی کے لئے کم و بیش پچیس آدمی کراچی سے منتخب کئے گئے۔ یہ لوگ بھی افغان تھے۔ اسی طرح تین تین سال کے بعد دو اور بھرتیاں افغانوں کی کی گئیں۔ اب افغانوں کو وہ ملک پسند آیا اور بہت سے لوگ خود بخود ادھر جانے لگے اس عرصہ میں دخانی جہاز بھی آسٹریلیا کی طرف چلنے لگے۔

(مقالہ حضرت صوفی حسن موسیٰ مطبوعہ پیغام صلح لاہور ۱۹/۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

افغانوں کے بعد پنجابی، سندھی، بلوچی، مکرانی اور بنگالی بلکہ بعض عرب مسلمانوں نے بھی آسٹریلیا کی طرف رُخ کرنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ وہیں بود و باش اختیار کر لی

آسٹریلیا کے پہلے احمدی

ان افغانوں میں سے جو ابتداء میں سندھ سے آسٹریلیا تشریف لے گئے نواب مراد خان

[1] (COLLIER'S ENCYCLOPEDIA VOL 3 PAGE 243-247)

[2] (ENCYCLOPEDIA OF ORITANNITA VOL I PAGE 661)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرحوم کے عزیز اور حاجی موسیٰ خاں کے ایک صاحبزادے حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب بھی تھے۔ جو پہلے کان کنوں کے لئے رسد کے قافلوں کے مینیجر تھے اور بعد ازاں نیوز ایجنٹ بک سیلر اور سٹیشنر کے فرائض انجام دیتے رہے آپ کی رہائش پرتھ شہر (95, BRIST BA NE STREET PERTH) میں تھی آپ مسلمانوں کی تنظیم اور ترقی و بہبود کے لئے کمال جانفشانی کے ساتھ سرگرم عمل رہتے تھے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آسٹریلیا میں مقیم مسلمانوں کے پیس نمائندوں نے ۱۲ اگست ۱۹۰۳ء کو پرتھ میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر کے لئے ایک کمیٹی تجویز کی تو آپ کو بھی اس کا ممبر چنا گیا اور دی محمڈن ماسک THE MOHAMMADAN MOSQUE) کے نام سے جو پہلا رجسٹرڈ ادارہ مسلمانان آسٹریلیا کی جدوجہد سے معرض وجود میں آیا اس کے آنریری سیکرٹری حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب ہی منتخب ہوئے۔ یہ مسجد آسٹریلیا میں مسلمانوں کی پہلی مسجد تھی جو ۱۹۰۵-۶ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ حضرت صوفی صاحب وہ خوش نصیب بزرگ اور تاریخی شخصیت ہیں جنہیں اس براعظم میں سب سے پہلے تحریک احمدیت سے وابستہ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت حسن موسیٰ خانصاحبؓ کی بیعت

حضرت حسن موسیٰ خان صاحبؓ نے ستمبر ۱۹۰۳ء میں جبکہ آپ آسٹریلیا میں تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھا جس کی منظوری کی اطلاع دیتے ہوئے حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے آپ کو حسب ذیل مفصل مکتوب لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی

مخدومی مکرم اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا خط ۶ ستمبر کا پہنچا اور سابق ازیں آپ کے بھائی صاحب محمد ابراہیم خان صاحب سے آپ کا ذکر خیر اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے حضرت اقدس آپ کے اخلاص اور محبت اور خداداد فہم رسا سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ اور آپ کے حق میں دعا فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو دینی اور دنیاوی برکت دے اور آپ کی ہدایت اور تبلیغ سے بہتوں کو فائدہ دے۔ اور ایک جماعت کے قلوب کو اس سلسلہ کی طرف متوجہ کر دے آمین۔

درخواست بیعت آپ کی حضرت اقدسؑ نے قبول فرمالی ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ استغفار بہت پڑھتے رہیں۔ تقویٰ۔ طہارت اللہ رسولؐ کی سچی فرمانبرداری میں کوشش کریں۔ نمازوں میں اور رات کو تہجد میں دعائیں کریں اور یقیناً یاد رکھیں کہ دونوں جہان کے خزانے صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں جس کو چاہے وہ دے اور جس سے چاہے وہ روک دے، اسی سے مانگیں، اسی سے امید رکھیں، اسی سے ڈریں۔ اپنا کامل توکل اور بھروسہ اسی پر رکھیں۔ حضرت اقدس کی تصانیف کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اور ہم کو اس بات سے بہت خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے دور دراز اور اجنبی ملک میں اس سلسلہ کی سچائی اور صداقت کو کس طرح آپ کے دل پر کھول دیا ہے یہ محض اس کا فضل ہے۔

چونکہ بیعت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ دینی کو حسب استطاعت، نہ اس قدر کہ اکراہ ہو، مالی امداد دے۔ اس لئے آپ کو لکھا جاتا ہے کہ حسب توفیق چندہ ماہواری سے لنگر و مدرسہ میں امداد دیں والسلام مع الاکرام خط کی رسید سے مطلع فرمائیں۔ ۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء قادیان۔

آپ کے بھائی صاحب کو کچھ کتابیں ارسال کی گئی ہیں کہ وہ آپ کو ارسال کر دیں۔ خاکسار عبدالکریم کاتب خطوط"

(رسالہ اصحاب احمد قادیان جلد ۲، ۳، ۴ ص ۲۸-۲۹ ایڈیٹر ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

خاندانی کوائف:۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب افغانوں کے مشہور قبیلہ ترین کے چشم و چراغ تھے خواجہ نعمت اللہ ہروی مؤلف "تاریخ جہانی و مخزن افغانی" کی تحقیق کے مطابق ترین افغانوں کے جد امجد قیس عبدالرشید پٹھان کا پڑپوتا تھا۔ کہا جاتا ہے قیس کا نام خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے رکھا تھا اور اسے پٹھان کے خطاب سے بھی حضور نے ہی سرفراز فرمایا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(اردو ترجمہ ص ۱۷-۴۱۵ شائع کردہ مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور)

ترین قبیلہ میں بہت سے شائخ اور اولیاء گذرے ہیں جن کی سیرت اور کرامات کا تذکرہ بھی اس کتاب میں موجود ہے جس میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مرحوم سابق صدر پاکستان بھی ترین قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ عرصہ تک یہ قوم ہزارہ کے علاقہ میں حکمران رہی۔

(تاریخ ہزارہ از ڈاکٹر شیر بہادر خان ص ۲۶۴ ناشر دارالشفاء ایبٹ آباد)

حضرت صوفی صاحب کے دو اور بھائی تھے ۱۔ حضرت محمد حسین موسیٰ خان صاحب ۲۔ حضرت محمد ابراہیم خان اور دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال فدائی اور شیدائی تھے اور آپ سے بھی پہلے داخل احمدیت ہوئے تھے حضرت محمد ابراہیم خان صاحب ہی کے ذریعہ ڈاکٹر حاجی خاں صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کراچی کا خاندان احمدیت کے نور سے منور ہوا۔ آغا احسان اللہ خان جو کسی زمانہ میں ہائی کمشنر برائے پاکستان متعینہ دہلی کے سیکرٹری کے معزز عہدہ پر فائز تھے اور جو اب آسٹریلیا میں ہیں آپ ہی کے صاحبزادہ ہیں۔ اخبار "البدر" قادیان کی ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء کی اشاعت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب "محمد ابراہیم خان صاحب شریف بن حاجی موسیٰ خان صاحب برادر زادہ خان بہادر مراد خاں مرحوم" کراچی سے حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کے لئے قادیان پہنچے اور آپ ۲۷ فروری ۱۹۰۴ء کے دربار شام میں موجود تھے۔ اس موقعہ پر بعض احباب کو واپسی کی رخصت عطا ہوئی مگر انہیں حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے اخلاص کے پیش نظر ارشاد فرمایا کہ "چند دن اور رہیں۔ آمدن بارادت رفتن باجازت۔" ان ایام کی ایک تحریری یادگار "شعبہ تاریخ احمدیت" ربوہ میں محفوظ ہے جو ایک فارسی مکتوب کی صورت میں ہے جسے حضرت محمد ابراہیم خان صاحب نے غالباً حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی خدمت میں دستی پیش کیا اور جس کے آغاز میں یہ تحریر تھا کہ بندہ آج برادر عزیز (حسن موسیٰ خان) کا ایک خط مع اشتہار کے جو آسٹریلیا سے ارسال کیا ہے پیش کر رہا ہے امید ہے مناسب وقت اس کو حضرت جناب اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ بندہ کا اصلی مقصود حضرت اقدس کی توجہ اور دعا کا حصول ہے اس فارسی تحریر پر جو نہایت خوبصورت رسم الخط میں سیاہ رنگ سے لکھی ہے کوئی تاریخ درج نہیں البتہ اس پر راقم کا پتہ یہ لکھا ہے "بندہ محمد ابراہیم احمدی بن حاجی موسیٰ خان مرحوم از کراچی بندر قریب سرکاری باغیچہ" حضرت محمد ابراہیم خان صاحب نے ۲۰ مئی ۱۹۳۱ء کو بمقام خیرپور سندھ انتقال کیا (کتاب مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول ص ۶۲ مرتبہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان)

حضرت خلیفہ اولؓ کی طرف سے اظہار خوشنودی

حضرت صوفی صاحب تبلیغ احمدیت میں مصروف تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا اور حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین بھیروی مسند خلافت پر متمکن ہوئے جس پر آپ نے آسٹریلیا سے ۵ جولائی ۱۹۰۸ء کو بیعت خلافت کا مکتوب حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں لکھا یہ بیعت نامہ آپ کے بچوں کی طرف سے بھی تھا جن کے نام یہ ہیں عبدالحمید خان صاحب۔ مریم شرف النساء بیگم صاحبہ۔ فاطمہ امۃ اللہ صاحبہ۔

(رسالہ اصحاب احمد جلد ۲، ۳، ۴ ص ۲۶-۲۷)

آپ کی ابتدائی دینی و تبلیغی خدمات جو آپ نے آسٹریلیا میں انجام دیں ناقابل فراموش ہیں اور حضرت خلیفہ اولؓ نے ان پر اظہار خوشنودی فرمایا جس کا ایک دستاویزی ثبوت حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا وہ خط بھی ہے جو انہوں نے حضرت خلیفہ اولؓ کے حکم سے ۱۸ فروری ۱۹۰۹ء کو قادیان سے ان کے نام لکھا اور جس کے ابتدائی الفاظ یہ تھے کہ:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط مورخہ ۱۱ جنوری آج ملا اور موجب فرحت ہوا اور اس کے ساتھ اخبار کا ایک ٹکڑا ملا جس میں آپ کا مضمون متعلق پیغام صلح چھپا ہے۔ اس کو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت نے پسند فرمایا کہ آپ نے اس ملک کے لوگوں (کو) کسی نہ کسی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ کرنے کی سعی کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ آپ ہر سہ برادران کے اخلاص اور نیکی سے حضرت خوش ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ آپ تو بالخصوص ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں چاروں طرف عیسائیوں کی آبادی ہے۔ دعا کرتے رہیں۔ آپکا وہاں رہنا اسلام کی خدمت کا موجب ہو جائے۔"

مکتوب کے آخر میں آپ نے تحریر فرمایا کہ "آپ کے فرمانے کے مطابق حضرت کی خدمت میں عرض کر کے دو تین سطریں لکھوائی گئی ہیں جو کہ اوپر ہیں خدا کا فضل آپ کے ساتھ ہو مسز موسیٰ خاں کو السلام علیکم خادم۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ" قادیان ۱۸/۲/۰۹

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی جس تحریر مبارک کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان نے رسالہ "اصحاب احمد" مئی ۱۹۵۵ء میں اس کا عکس حضرت مفتی صاحب کے مکتوب کے ساتھ شائع کر دیا ہے جو یہ ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ثم جزاکم اللہ احسن الجزاء ایسے بلاد میں خدمت اسلام کا خوب موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔ نورالدین۔"

حضرت صوفی صاحب نے خلافت اولیٰ کے عہد میں اعلائے کلمہ اسلام کیلئے جو مساعی جمیلہ کیں اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ انفرادی تبلیغ کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے مرکزی اخبار "بدر" کو بھی اس ملک کے حالات سے باخبر رکھتے تھے اور اس ضمن میں آسٹریلیا کے بعض اہم انگریزی اخبارات کی ضروری باتوں پر نشان لگاتے اور باقاعدگی سے ایڈیٹر اخبار "البدر" حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی خدمت میں بھجوا دیتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "بدر" ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۲ پر "ڈاک آسٹریلیا" کے عنوان سے لکھا کہ

"ہم اس مکرم بھائی کے مشکور ہیں کہ وہ اتنی دور سے اس قدر محبت کے ساتھ یہ اخبارات ہم کو بھیجتے ہیں۔ یہ ہر سہ برادران۔ محمد ابراہیم موسیٰ خان۔ محمد حسین موسیٰ خان۔ اور حسن موسیٰ خان اخلاص و محبت میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔"

اس زمانہ کے سلسلہ احمدیہ کے مرکزی اخبارات میں آسٹریلیا میں مقیم نوکھا بازار لاہور کے ایک اور احمدی بزرگ ملک محمد بخش صاحب کا ذکر ملتا ہے۔ جنہوں نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی کہ اُن کی تمام جائیداد کا جو دو ہزار اور ہندوستان میں ہے چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جائے یہ آسٹریلیا کی پہلی وصیت تھی جو اخبار "بدر" ۲۷ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۲ پر اشاعت پذیر ہوئی۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی "غلبت الروم" کے ظہور پر آسٹریلیا کے ایک اخبار میں ایک نوٹ شائع بھی کرایا جس سے احمدیت کی آواز متعدد حلقوں تک پہنچی۔"
(اخبار "بدر" ۳ اپریل ۱۹۱۲ء و ریویو آف ریلیجنز ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۷)

حضرت صوفی صاحب کی قادیان میں آمد اور درس رمضان سے استفادہ

حضرت صوفی صاحب چند سال بعد آسٹریلیا سے اپنے بھائیوں کے پاس خیرپور سندھ میں آئے اور پھر اگست ۱۹۱۲ء میں قادیان پہنچے اور رمضان المبارک کا پورا درس حضرت خلیفہ اول رضؓ کی زبان مبارک سے سنا جس کا پتہ آپ کے مکتوب ۱۵ ستمبر ۱۹۱۲ء سے چلتا ہے۔ جو آپ نے حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں ارسال کیا اور رسالہ اصحاب احمد جلد ۲ ۳، ۴ ص ۲۹ پر شائع شدہ ہے۔

آپ اگلے سال دوبارہ قادیان حاضر ہوئے تا حضور کے مبارک درس سے فیضیاب ہو سکیں۔ (بدر ۱۷ اگست ۱۹۱۳ء صفحہ ۲ و الفضل ۶ اگست ۱۹۱۳ء صفحہ ۱) الفضل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس دفعہ آپ حیدر آباد سندھ سے وارد قادیان ہوئے تھے۔

حضرت خلیفہ اول کا ارشاد

آسٹریلیا سے آنے کے بعد آپ اکثر بیمار رہتے تھے اور جب کھانسی اور دمہ کا دورہ شروع ہوتا تو ایک دو ماہ تک بستر سے اٹھنے کی توفیق نہ ملتی تھی اور آپ کے اہل و عیال ابھی آسٹریلیا میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ انہیں واپس وطن میں بلا لیا جائے۔ بلکہ حضرت خلیفہ اول کے مشورہ کے بعد آپ نے اُن کے لئے ٹکٹ کا خرچہ بھی بھیج دیا تھا اور بار بار حضور کی خدمت میں درخواست دعا کر رہے تھے۔ اسی اثناء میں حضورؓ نے ان کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ اگر تمہاری صحت اچھی ہے تم خود آسٹریلیا کو جاؤ **اس میں تمہاری بہتری ہے**" اس ہدایت پر آپ نے حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں ۱۸ اگست ۱۹۱۳ء کو مزید راہنمائی کے لئے درخواست کی کہ "آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ اہل و عیال کے آنے کا انتظار کروں یا میں خود آسٹریلیا کو جاؤں اور وہاں تبلیغ کے کام میں مشغول رہوں۔ الحمد للہ اس وقت اللہ کے فضل سے صحت اچھی ہے۔ دمہ یا کھانسی کی شکایت نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے۔" اس عریضہ پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے رقم فرمایا "السلام علیکم۔ آپ بہتر ہے کہ خود تشریف لے جائیں۔ والسلام نورالدین" (رسالہ اصحاب احمد جلد ۲ ۳ ص ۳۱)

خلافت ثانیہ میں تبلیغی خدمات

حضرت صوفی صاحب خلیفہ وقت کی زیارت اور قادیان دارالامان کی برکات سے مستفید ہونے کے بعد ۲۲ فروری ۱۹۱۴ء کو تیسری بار فرنچ میل جہاز میں بمبئی سے آسٹریلیا تشریف لے گئے (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ۳۲-۱۹۳۱ء صفحہ ۱۴) اور ۱۹۳۹ء یعنی اپنی وفات تک وہیں رہے اور باوجود پیرانہ سالی اور ضعف کے ایک پُرجوش داعی الی اللہ کی حیثیت سے آسٹریلیا میں اسلام اور احمدیت کا نور پھیلاتے رہے۔

۱۹۱۴ء سے ۱۹۳۹ء کے دوران آپ نے جو شاندار تبلیغی خدمات سرانجام دیں ان کا مختصر خاکہ یہ ہے کہ آپ نے پرتھ ایڈیلیڈ اور بروم میں خصوصاً اور آسٹریلیا کے باقی حصوں میں عموماً دورے کئے اور تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ آپ کا بے پناہ جذبہ تبلیغ جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ آپ نے کئی ایک رومن کیتھولک فرقہ کے پادریوں سے بھی گفتگو کی۔ جب وہ وفات مسیحؑ اور قبر مسیحؑ کے حالات سنتے تو دنگ رہ جاتے۔ آپ کی تبلیغ سے متعدد افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آسٹریلیا میں آباد مسلمانوں پر آپ کی شاندار خدمات کا گہرا اثر تھا اور وہ آپ کو اسلام کا مخلص خادم تسلیم کرتے تھے (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء صفحہ ۳۶) آپ سینکڑوں تبلیغی خطوط ہر سال لکھتے اور اپنے خرچ پر ٹریکٹ اور کتابیں تقسیم کرتے۔ اشاعت لٹریچر میں ان کی امداد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدر آباد دکن فرمایا کرتے تھے۔ فجی کے بعض مسلمانوں سے بھی آپ کی تبلیغی خط و کتابت جاری رہی۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۸۶)

فجی کے علاوہ آسٹریلیا کے مختلف شہروں اور جزیروں میں مقیم غیر احمدی دوستوں تک بھی بذریعہ خط و کتابت پیغام حق پہنچانا ان کا محبوب مشغلہ تھا (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۶۷) صدر انجمن احمدیہ قادیان کی سالانہ رپورٹ ۳۲-۱۹۳۱ء صفحہ ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان دنوں بروم میں قیام پذیر تھے جہاں اخبار الفضل، سن رائز (SUN RISE) اور "ریویو آف ریلیجنز قادیان" سے اور رسالہ "دی مسلم سن رائز" امریکہ سے باقاعدہ جاری ہوتے تھے۔ ۳۰-۱۹۲۹ء کے جماعتی لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب کے علاوہ دو اور بزرگ علی بہادر اور شیر محمد صاحب بھی آسٹریلیا میں پہنچ چکے تھے اور اشاعت احمدیت میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا تھا۔ مکرم علی بہادر صاحب بیرن مین کے شہر میں رہتے تھے۔ اُن کی تبلیغ سے ایک نو مسلم بھی داخل سلسلہ ہوا جس کا اسلامی نام مسٹر رشید برڈ رکھا گیا (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۳۲-۱۹۳۱ء صفحہ ۱۵) ۱۹۳۱ء میں ان حضرات کے علاوہ ڈاکٹر محمد عالم صاحب قندھاری کی تبلیغی سرگرمیوں کا بھی اضافہ ہوا جو پہلے اڈیلیڈ میں بود و باش رکھتے تھے۔ اور پھر برس بین (BRISBANE) میں اشاعت سلسلہ کے لئے کوشاں ہو گئے تھے۔ (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ سال ۳۲-۱۹۳۱ء صفحہ ۱۶۴)۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب کے بعد

حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب نے ۱۹۳۹ء میں انتقال کیا۔ (الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۸۵) اور پرتھ شہر (PERTH) میں دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ تک جناب شیر محمد صاحب پرتھ میں ہی آنریری طور پر تبلیغ اسلام کا کام کرتے رہے۔ اس کے جلد بعد دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی جو ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء کو ختم ہوئی۔ خاتمہ جنگ کے ٹھیک دو سال بعد برصغیر کی تقسیم عمل میں آگئی اور حضرت مصلح موعودؓ ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ حضور کی فقید المثال قیادت میں جماعت کی از سر نو تنظیم ہوئی اور ربوہ جیسا عظیم الشان مرکز قائم ہوا۔ اس درمیانی عرصہ میں آسٹریلیا میں تبلیغ احمدیت کا فریضہ کس کس بزرگ نے ادا کیا؟ اور کس طرح اس دور افتادہ ملک میں اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کو بلند رکھنے کی جدوجہد جاری رکھی؟ اس کی تفصیلات تحریک جدید کے مرکزی ریکارڈ میں موجود نہیں۔ البتہ یہ ضرور پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۵۲ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر آسٹریلیا میں مبلغ بھجوانے کی کوشش کی گئی مگر حکومت سے اجازت نہ مل سکی۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان کے مندرجہ ذیل احمدی آسٹریلیا میں موجود تھے اور اپنی بساط کے مطابق زبانی اور تحریری دونوں طریق سے تبلیغ کر رہے تھے۔

۱۔ مکرم حفیظ احمد صاحب گناچوری۔ ۲۔ مکرم شادی خان صاحب۔ ۳۔ مکرم رشید الدین صاحب قمر ابن مکرم مولانا قمرالدین صاحب فاضل (حال لندن)۔ ۲ اپریل ۱۹۵۳ء کی ایک رپورٹ میں درج ہے کہ ملبورن کی پبلک لائبریری میں ٹیچنگ آف اسلام (TEACHING OF ISLAM) اور انگریزی ترجمہ قرآن رکھوایا گیا۔ اسی طرح رسالہ ریویو بھی جاری کروایا گیا۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۱ء تک کی جو رپورٹیں تحریک جدید کے ریکارڈ میں موجود ہیں، ان میں نہایت مخلص احمدی جناب خواجہ امیر بخش صاحب اور جناب حمید احمد صاحب کی مساعی جمیلہ کا بھی ذکر ملتا ہے اور ان مجاہدوں کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے

خلافت ثالثہ کا انقلابی دور

آسٹریلیا کی تاریخ احمدیت کا ایک نیا اور انقلابی دور خلافت ثالثہ کے عہد مبارک سے شروع ہوتا ہے جبکہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب (سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور و قائد خدام الاحمدیہ لاہور) آسٹریلیا تشریف لے گئے۔ جماعت آسٹریلیا منظم ہوئی اور تبلیغی اجلاسوں اور نمازوں میں باقاعدگی ہونے لگی۔ سڈنی اور ایڈیلیڈ شہر میں افراد جماعت پہلے سے زیادہ فعال ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت کے مطابق آسٹریلیا کا پہلا نمائندہ وفد جلسہ سالانہ کی برکات حاصل کرنے کے لئے ربوہ میں پہنچا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر پر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء اور خطبہ جمعہ کی کیسٹ جماعت فجی کے نمائندہ ظفر اللہ صاحب کے ذریعہ آسٹریلیا پہنچی جسے سن کر احباب جماعت نے اپنی روح کو زندہ اور اپنے ایمان کو تازہ کیا۔ اسی دور میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا قانون (CONSTITUTION)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب ہوا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ مرکز سے جو مبلغ بھی جزائر فجی وغیرہ ممالک کی طرف بھجوائے جائیں۔ ان کا پروگرام اس طرح مرتب کیا جائے کہ کچھ عرصہ آسٹریلیا میں بھی قیام فرمائیں اور جماعت کی تبلیغ اور تربیت میں مدد کریں (مراسلہ مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مؤرخہ ۲۰ اپریل ۱۹۸۲ء)۔

احمدیہ مسلم مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی منظوری

مگر اس بابرکت دور کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی طرف سے سڈنی (SYDNEY) میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست بھیجی جسے حضور نے ازراہ تشفقت شرف قبولیت بخشا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے مخلص جماعت سے مشورہ کے بعد ۵ جنوری ۱۹۸۱ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت اقدس میں تحریری درخواست ارسال کی کہ سڈنی جنوب مشرقی دنیا میں بہت اہم شہر اور سیاسی اور تمدنی اور اقتصادی مرکز ہے اور آسٹریلیا کی قریباً ایک چوتھائی آبادی یہاں آباد ہے اور یہ شہر بہت پھیل رہا ہے۔ شہر کے مرکز میں باموقع پلاٹ موزوں قیمتوں میں فروخت ہو رہے ہیں۔ ہمیں اجازت دی جائے کہ آسٹریلیا کے مخلص احمدیوں سے زمین کی خرید کے لئے چندہ جمع کیا جا سکے۔ کئی مراحل سے گزرنے کے بعد ۱۵ اگست ۱۹۸۱ء کو مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے یہ درخواست سفارش کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حضور پیش کی۔ جس پر حضور رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے "منظور ہے" کے الفاظ رقم فرمائے۔ اس منظوری کے بعد جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی طرف سے زمین کے خریدنے اور تعمیر کے لئے قرض کی درخواست کی گئی۔ اسی دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا وصال مبارک ہو گیا اور ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو خلافت رابعہ کا تاریخ ساز عہد شروع ہوا۔ اور برّاعظم آسٹریلیا کی اسلامی و روحانی تاریخ کے ایک نئے باب کا ورق الٹنے کا وقت قریب آگیا۔

"مسلم آسٹریلیا" کے آفاقی تخیل کا عملی شکل میں آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد قرطبہ کے شاندار افتتاح کے بعد مرکز احمدیت میں تشریف لائے تو حضور کی خدمت میں ۱۴ نومبر ۱۹۸۲ء کو جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب امیر جماعت آسٹریلیا نے سڈنی سے جماعت آسٹریلیا کے کوائف ارسال کئے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم یہاں ۲۸ مرد ۳۳ مستورات اور ۲۲ بچے یعنی کل پچھتر احمدی سڈنی ملبورن اور ایڈیلیڈ میں رہائش رکھتے ہیں اور یہ تینوں شہر قریباً ایک ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہیں۔ سب سے زیادہ احمدی سڈنی میں ہیں۔ ان میں سے پندرہ سولہ افراد فجی سے ہیں، ایڈیلیڈ میں مکرم منیر احمد عابد صاحب اور شادی خان صاحب مرحوم کے بیٹوں میں بہت مخلص ہیں۔ جماعت نے ایک پریس بھی خریدا ہوا ہے جس پر ہر مہینہ ایک سرکلر چھاپا جاتا ہے ہماری تنظیم تین سال سے ہے۔ اس عرصہ میں وصیت، چندہ عام، تحریک جدید، جوبلی فنڈ وغیرہ جتنی رقوم ہوتی ہیں اُن کو جمع کر رہے ہیں۔ قریباً بیس ہزار ڈالر جمع ہو چکے ہیں اس تفصیل کے بعد عرض کی کہ ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ اگر ہمیں کچھ رقم مرکز بطور قرض دے دے تو ہم زمین کی قیمت نقد ادا کر دیں گے اور پھر مرکز کو قسط وار ادا کریں گے (ملخص) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء کو تحریک جدید کو ارشاد فرمایا کہ "آسٹریلیا کی طرف توجہ دیں۔ وہاں مبلغ کے لئے بھی فوری کوشش ہونی چاہیئے اسے نظر انداز کئے کافی دیر ہو چکی ہے۔ ایسی متفرق جماعتیں جہاں مقامی احمدی مشن نہیں بنا سکے اُن کے ذمہ آسٹریلیا مشن کا کام ڈالا جا سکتا ہے" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک خاص پر مخلصین جماعت نے ایسے والہانہ انداز میں لبیک کہا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضور نے ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء کو مزید ہدایت یہ جاری فرمائی کہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب آسٹریلیا کے متعلق ابتدائی جائزہ لیں جلد از جلد وہاں مشن کے قیام کا منصوبہ مکمل ہونا چاہیئے۔ زمین بیس پچیس ایکڑ سے کم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق کی اس خواہش کو چند مہینوں کے اندر اندر پورا کرنے کے سامان کر دیئے اور سڈنی سے تقریباً پچاس میل کے فاصلہ پر مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ستائیس ایکڑ سے کچھ زائد رقبہ قریباً ڈیڑھ لاکھ ڈالر پر خرید لیا گیا (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۸۳ء) اس ابتدائی مرحلہ کی تکمیل ہو چکی تو دعاؤں کے بعد حضور نے برّاعظم آسٹریلیا کی اس پہلی تاریخی احمدیہ مسلم مسجد کے سنگ بنیاد کی تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء تجویز فرمائی اور برّاعظم آسٹریلیا کو یہ اعزاز عطا کرنے کا بھی فیصلہ فرمایا کہ حضور بنفسِ نفیس مشرق بعید کا سفر اختیار فرمائیں گے اور اس تاریخی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا مبارک دورہ مشرق بعید

چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق ہمارے محبوب امام حمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ سے ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء کو روانہ ہوئے اور چند روز کراچی و سندھ میں رونق افروز رہنے کے بعد ۸ ستمبر کو سنگاپور میں تشریف لے گئے اور پھر فجی کو اپنے مبارک قدموں سے برکت دینے اور علمی اور دینی اور تربیتی برکات سے مالامال کرنے کے بعد ۲۰ ستمبر کو آسٹریلیا کی اس پہلی احمدیہ مسلم مسجد اور مشن ہاؤس کی بنیادی اینٹ اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھ رہے ہیں۔ یہ مہتم بالشان تقریب پورے عالم اسلام کے لئے جشنِ عید سے کم نہیں۔ کیونکہ سڈنی ہی وہ شہر تھا جہاں سے لندن اور دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے پادری اور مناد آسٹریلیا کے دوسرے علاقوں میں پھیلائے گئے تھے۔ اور اب خدا نے ایسا انقلاب رونما کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے کہ عنقریب اسی شہر کی مسجد کے مینار سے

آشھد ان لا الٰہ الا اللہ
اور اشھد ان محمدا
عبدہ و رسولہ

کی پُرشوکت آواز بلند ہوگی اور پھر وہ وقت بھی آجائے گا جب کہ برّاعظم آسٹریلیا کے تمام بسنے والوں کے قلوب و اذہان قرآن، دعا اور اخلاق کے روحانی ہتھیاروں سے فتح کر لیئے جائیں گے اور اس کے گوشے گوشے پر خدا اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آسمانی حکومت قائم ہو جائے گی۔۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

مسجد سڈنی کی تقریب سنگ بنیاد کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشرق بعید کے دورے پر روانگی سے چند دن قبل ۲ ستمبر ۱۹۸۳ء کو مسجد احمدیہ ناصر آباد سندھ میں ایک یادگار خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دنیا بھر کے احمدیوں کو اس تقریب کی کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی نیز فرمایا:۔

"ابھی چند دن تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم مشرق کے دورہ پر پاکستان سے روانہ ہونگے اور اس دورہ میں برّاعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھنے کا سب سے اہم فریضہ ادا کرنا ہے۔ یہ مسجد کی بنیاد بھی ہوگی اور مشن ہاؤس کی بنیاد بھی ہوگی۔ یعنی اس مسجد کے ساتھ ایک بہت ہی عمدہ مشن ہاؤس کی عمارت بھی تعمیر ہوگی جہاں مبلغ اپنے ہر قسم کے فرائض پورے کر سکے گا۔ اس لحاظ سے یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت ہی اہم مسجد ہے کہ ایک نئے برّاعظم میں ہمیں اس کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے اس سے قبل برّاعظم آسٹریلیا خالی پڑا تھا اور جماعت یہ تو کہہ سکتی تھی کہ دنیا کے ہر برّاعظم میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے لیکن برّاعظم آسٹریلیا میں اگر پیغام پہنچایا تو اتفاقاً، انفرادی کوشش سے پہنچا جماعت کی طرف سے کوئی باقاعدہ مشن نہیں بنایا گیا اور کوئی مسجد نہیں بنائی گئی تھی۔ مسجد کے لئے جو زمین دی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت باموقع اور کافی بڑا رقبہ ہے آسٹریلیا کا ایک مشہور شہر سڈنی ہے سڈنی سے تقریباً پچاس میل کے فاصلہ کے اندر یہ جگہ واقعہ ہے اور بڑے بڑے شہروں میں پچاس میل کا فاصلہ کوئی چیز نہیں ہوا کرتا۔ ۲۷ ایکڑ سے کچھ زائد رقبہ ہے جس میں انشاء اللہ مسجد بھی بنائی جائے گی اور مشن ہاؤس بھی اور آئندہ جماعت کی دلچسپیوں کے لئے ہر قسم کے مواقع وہاں مہیا ہو سکیں گے۔ ۲۷ ایکڑ میں تو ماشاء اللہ ہمارا جلسہ سالانہ ہو سکتا ہے اس لئے ہم بڑی امید لے کر اتنا بڑا رقبہ لے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ جلد اس کو بھر بھی دے اور چھوٹا بھی کر دے اور یوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری توقعات ناکام ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اس سے بہت آگے نکل جائیں۔ ان دعاؤں کے ساتھ انشاء اللہ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔" (الفضل ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۲)

اللھم ایدنا بروح القدس وکن معہ حیث ما کان والنصرہ نصراً عزیزاً۔

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

حضرت مصلح موعودؓ کی وصیت

اس یادگار اور تاریخی تقریب کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک اہم وصیت کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ حضورؓ کے عہد مبارک میں یورپ، امریکہ، افریقہ اور انڈونیشیا میں متعدد مساجد تعمیر ہوئیں جو آج اشاعت اسلام کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ حضورؓ نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو نوجوانان احمدیت سے ایک روح پرور خطاب کے دوران نہایت پُرجوش لہجے میں ارشاد فرمایا:۔

"تم ایسے آدمی کے ساتھ چل رہے ہو جسے خدا نے ساری دنیا میں مسجدیں بنانے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔"

حضورؓ نے اس فریضۂ ربانی کا ذکر کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کو وصیت فرمائی وہ آب زر سے لکھے جانے اور لوح قلب پر نقش کئے جانے کے لائق ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"پہلے سلطنت برطانیہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا اب جماعت احمدیہ بھی خدا کے فضل سے مشرق و مغرب کے دور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے اور اب اس کے متعلق بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا لیکن ہم یہی نہیں چاہتے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہو۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری آذان پر بھی سورج غروب نہ ہو۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسجدیں قائم ہوتی چلی جائیں اور ان سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور دنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو، وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے..... میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجدیں بن جائیں اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے۔ خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔ یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو۔ اور سچے جوش اور سچے اخلاص کے ساتھ دیوانہ وار اپنے فرائض ادا کرو اور اس کام میں اتنے محو ہو جاؤ اور اس میں ایسا شغف پیدا کرو کہ بجز اپنے مفوضہ کام کے تمہیں اور کسی بات سے سروکار نہ ہو۔ تمہارے سامنے ایک ہی مقصد ہو اور اس کے حصول کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دو۔ اگر تم ایسا کر دکھاؤ تو پھر وہ دن دور نہیں ہے کہ جب عیسائیت اپنی صف لپیٹنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس کے لئے اس کے سوا چارہ نہ رہے گا اور وہ دنیا میں اسلام کے غلبہ اور اس کی حکومت کو تسلیم کر لے۔"

(الفضل ۱۵۔۱۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء بحوالہ "مشعل راہ" جلد ۱ صفحہ ۹۹۱)

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دین مسیحؑ نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلام رب رحیم و رحمان بہ بانگ بالا سنائیں گے ہم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(بقیہ رپورٹ)

پینے کے بعد پونے چھ بجے حیدرآباد سے روانہ ہو کر خدا کے فضل سے سوا آٹھ بجے کراچی میں ایک بار پھر ورود فرما ہوئے۔

دو دن تک سفر کی تیاری اور دورے میں کی جانے والی اہم تقاریر کو آخری شکل دینے کے لئے ملاقاتیں بند رہیں۔ اس دوران نماز کے بعد علم و عرفان کی مجلس بھی منعقد نہ ہو سکی۔ پھر ۱۸ اور ۱۹ ستمبر کو جو بنڈ ٹاؤن تھمنے میں نہ آیا۔ ان دونوں دنوں میں حضور کی مصروفیات۔ ملاقاتیں اور اس کے بعد غیر از جماعت احباب کی مجلس سوال و جواب میں ان کی ہر ممکن تسلی کرانے کے لئے تین تین گھنٹے تک تبادلہ خیالات جاری رہا۔ ازاں بعد احباب جماعت کی علمی تشنگی دور کرنے ان کے اندر اعلیٰ علمی ذوق اور نئی روح اور ولولہ پیدا کرنے کے لئے مجلس علم و عرفان میں تشریف رکھتے احباب کو بیش قیمت ارشادات اور زریں نصائح سے نوازتے اور علم و معرفت کے نئے سے نئے نکات سے مالا مال فرماتے رہے۔ عصر کی نماز کے بعد مہمانوں کی جو مجلس سوال و جواب شروع ہوتی وہ دو اڑھائی گھنٹے بلکہ تین گھنٹے تک جاری رہ کر مجلس علم و عرفان میں بدل جاتی ہر چند کہ حضور یہ اعلان فرما دیتے تھے کہ مہمانوں میں جو جانا چاہیں وہ جا سکتے ہیں۔ پھر بھی بہت سے مہمان بعد میں بطیب خاطر بیٹھے رہتے اور مزید تسلی کے لئے کئی اور سوالات بھی کرتے۔ آخری روز ۲۰ ستمبر کو مجلس علم و عرفان کے اختتام پر حضور نے سفر مشرق کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ نیز فرمایا کہ عشاء کی نماز کے آخری سجدہ میں اس سفر کی غیر معمولی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

اظہار تشکر:۔

خاکسار اپنے اس نوٹ کے آخر میں مکرم و محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور ان کے ساتھ کام کرنے والے جملہ منتظمین اور معاونین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے بڑے خلوص اور تندہی کے ساتھ مہمان نوازی اور خدمت کا بڑھ چڑھ کر حق ادا کیا۔ کیا خدام اور کیا انصار ہر ایک اپنے اپنے دائرہ کار میں رضا کارانہ طور پر ایسے انہماک، خلوص اور والہانہ جذبہ سے سرشار دن رات خدمات بجا لایا اور خلوص اور خدمت کا ایسا پاکیزہ اور قابل قدر مظاہرہ کیا جاتا رہا اور حضور کی قیام گاہ پر ہر طرف والہانہ اور للہی خدمت کا ایسا عجیب اور روح پرور سماں دیکھنے میں آتا رہا جس کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی اور ان سب کے لئے دل سے دعائیں اٹھتی رہیں گی۔

توسیع اشاعت الفضل

مکرم لوکل ایجنٹ صاحب الفضل نے الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مورخہ ۲۴ ستمبر کو محلہ دارالرحمت وسطی کا دورہ کیا اور ۲۴ نئے خریدار بنائے۔ اس دورہ کے دوران محترم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل اور مکرم اعظم علی صاحب نے گراں قدر تعاون فرمایا۔ صدر صاحبان محلہ اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ الفضل کی توسیع اشاعت کی مہم میں تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ (مینیجر الفضل)

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

بیاہ شادی

ہر انسان بیاہ شادی کے موقع پر اپنی استطاعت کے مطابق فیاضی سے خرچ کرتا ہے۔ ایسے خوشی کے مواقع پر اپنے ملنے جلنے والے اور غریب بھائیوں کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ خطبہ نمبر کی قیمت ۳۵/- روپے سالانہ اور روزانہ پرچہ کی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے۔ اس طرح سے بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد کو پورا کرنے میں بھی حصہ لے سکیں گے اور الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں مدد کر سکیں گے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم منشی محمد یعقوب صاحب ننگلی سابق خوشنویس "الفضل" وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

روزنامہ "الفضل" کے دیرینہ خوشنویس محترم منشی محمد یعقوب صاحب ننگلی ۸ اور ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کی درمیانی رات کھرڑیانوالہ (ضلع فیصل آباد) میں بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا جنازہ ۹ ستمبر بروز جمعہ کھرڑیانوالہ سے ان کے برادران مکرم محمد طفیل صاحب اور مکرم جلال الدین صاحب اور فرزند مکرم محمد یٰسین صاحب اور دیگر اعزا ربوہ لائے اس روز مسجد مبارک میں بعد نماز عصر محترم صوفی غلام محمد صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جاکر قطعہ نمبر ۱۵ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر دعا مرحوم کے بھائی محترم جلال الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھرڑیانوالہ نے کرائی۔

مرحوم بہت نیک، دعاگو اور مخلص و فدائی احمدی تھے۔ آپ نے روزنامہ الفضل میں (علی الترتیب قادیان، لاہور اور ربوہ میں) طویل عرصہ تک بطور خوشنویس خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم نے پانچ بیٹیاں اور پانچ فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے فرزند محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد واقف زندگی عرصہ دراز سے سرینام (جنوبی امریکہ) میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دوسرے فرزند مکرم محمد سلیم صاحب وفات کے وقت کھرڑیانوالہ میں ان کے پاس تھے۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سرینام کے علاوہ ان کے مزید تین فرزند مکرم محمد امین صاحب، مکرم محمد یٰسین صاحب اور مکرم محمد رفیق صاحب بسلسلہ ملازمت یورپ میں مقیم ہیں۔ اس لئے وفات کے وقت موجود نہ تھے۔ مرحوم نے اپنی اولاد کی دینی ماحول میں تربیت کی۔ چنانچہ ان کے جملہ فرزند اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم منشی محمد یعقوب صاحب کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کے فرزندان بیٹیوں اور جملہ دیگر اعزا کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

عہدیداران الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ

محترم ایڈمنسٹریٹر صاحب جامعہ احمدیہ نے الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ سال ۶۳-۱۳۶۲ ہش / ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب کو صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق فرمائے آمین

۔ الرئیس	مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب	درجہ خا
۔ الامین	" محمد عثمان صاحب شاہد	درجہ را
۔ نائب الامین	" مبشر احمد صاحب ایاز	درجہ ثا
۔ مساعد التحریر	" مرزا ناصر محمود صاحب	درجہ خا
ممثل عن طلاب الافارقہ	" محمد امین صاحب	درجہ
" " انڈونیشیا	" بشیر الدین صاحب	درجہ را
" " سائر البلاد	" عبد الاول خان صاحب	درجہ ثا

(نگران الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

(بقیہ گھانا)

ایک مالی فنڈ قائم کر کے گھانا میں یہ رقم کسی ضرورت مند ادارہ کو دیدی جائے۔ باوجود اس کے کہ گھانا میں جماعت بلاتفریق مذہب و ملت سکولوں اور ہسپتالوں کیلئے ملک کی مثالی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ جسکا اعتراف بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ گھانا کے اہل فکر اور حکومت کرتی رہتی ہے تاہم اس فنڈ میں پاکستانی احمدیوں کی جانب سے ۱۰,۰۰۰ سیڈی کا چیک محترم سفیر کی خدمت میں جماعت کے مبلغ مکرم عزیز الرحمان صاحب اور مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب بشر میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال آسوکورے نے پیش کیا۔

محترم سفیر صاحب نے اس موقعہ پر اس گرانقدر عطیہ کیلئے مشن کی جانب سے سفارتخانہ کے ساتھ تعاون اور ملکی خدمات کا برملا اعتراف کیا۔ جواب میں ہمارے وفد نے محترم سفیر صاحب کو یقین دلایا کہ احمدیہ جماعت کے افراد پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کیلئے ہر تعاون کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔

چنانچہ احمدیہ اخبار GUIDANCE میں قائداعظم کی تصویر کے ساتھ ایک مفصل شائع کیا گیا۔ جب یہ مضمون سفیر کو پیش گیا تو انہوں نے اس معاونت کیلئے بار بار کا شکریہ ادا کیا۔

سفارت خانہ میں تقریب کے وقت پاکستان گھانا ایسوسی ایشن کے صدر اکرام پیرامونٹ چیف نے اپنی تقریر کے دوران پاکستانی اساتذہ اور ڈاکٹروں کی خدمات حسنِ کارکردگی کا جذباتِ تشکر کے ساتھ ذکر اور یہ بات ہر گھانین جانتا ہے کہ خدمت یہ اعزاز احمدی اساتذہ اور ڈاکٹروں کو پہنچتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایک سچے مسلمان کی طرح ہر شخص کی اور پاکستان خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور غیر ممالک میں بسنے والے پاکستانیوں کو اپنے ملک کا نیک نامی کو بڑھانے کی توفیق نصیب فرمائے آمین

(مرسلہ وکالت تبشیر)

"گھریلو کام کاج کیلئے دو چھوٹے بچوں اور ایک میاں بیوی کی فیملی کیلئے کراچی میں ایک چالیس یا پچاس سالہ خاتون کی ضرورت ہے۔
گھر کے فرد کی طرح رکھنے کے علاوہ ۴۰۰ روپے ماہانہ اور سال میں ایک ماہ کی چھٹی دسمبر میں اور کھانا کپڑے کی سہولت مہیا کی جائے گی۔
رابطہ کیلئے:- ناصر احمد راجپوت
c/o ڈاکٹر فہمیدہ منیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فروخت
ایک عدد ہنڈا موٹر سائیکل ۱۲۵ CG
ماڈل ۱۹۸۰ء نہایت اچھی حالت میں فروخت کرنا مقصود ہے
برائے رابطہ:- اقصیٰ روڈ
انڈس شوز سٹور ربوہ

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔
زیر نگرانی:- حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام

کرایہ کیلئے خالی
دکانیں
الحمد للہ فضل الٰہی مارکیٹ کالج روڈ ربوہ کی دو دکانیں تیار ہو گئی ہیں۔ جو دوست کرایہ پر لینا چاہیں وہ ۵ ۸۳ء کو مارکیٹ میں صبح ۱۰ بجے تشریف لے آئیں۔ صرف وہی دوست تشریف لائیں جو کہ نماز کے وقت دوکان بند رکھ سکیں۔ شکریہ
شیخ ممتاز رسول ۱/۳ دار البرکات
فضل الٰہی مارکیٹ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ اکتوبر
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

برائے فروخت و برائے کرایہ
- ایک تہہ خانہ ۲۵ × ۳۰ گولبازار جس میں پہلے نیشنل بنک تھا کرایہ پر دینا مقصود ہے
- ایک کنال پلاٹس برلب سڑک دار النصر غربی اور ۱۴ مرلہ پلاٹ دار الصدر برائے فروخت ہیں۔
رابطہ کریں
الملک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ